ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام ساہتیہ اتسو کا آغاز

نئی دہلی (پریس ریلیز) ساہتیہ اتسو 2020 کا آغاز سال 2019 کی اکادمی سرگرمیوں کی نمائش سے ہوا جس کا افتتاح ہندی کی معروف ادیبہ منو بھنڈاری نے کیا۔ افتتاح سے قبل اکادمی کے صدر چندر شیکھر کمبار نے ان کا خیر مقدم کیا اور اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے خیر مقدمی کلمات سے نوازا۔ ڈاکٹر راؤ نے بتایا کہ ساہتیہ اکادمی نے سال 2019 میں 24 ہندستانی زبانوں میں 484 کتابیں شائع کیں جن میں 239 نئی کتابیں اور 245 کتابوں کے نئے ایڈیشن شامل ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ پچھلے سال کل 715 ادبی پروگراموں کا انعقاد عمل میں آیا جن میں صدی تقریبات، سمینار، سمپوزیم، ورکشاپ وغیرہ شامل ہیں۔ محترمہ منو بھنڈاری نے خرابیٔ صحت کی وجہ سے تقریر نہیں کی مگر اپنی موجودگی سے ادیبوں کی حوصلہ افزائی کی۔ افتتاح کے بعد شمالی ہند میوزیکل انسٹرومنٹ کی مترنم آوازوں کے درمیان شمع روشن کی گئی۔ اس موقع پر ساہتیہ اکادمی کی 24 زبانوں کے کنوینرز اور دیگر ممبران کے علاوہ مختلف زبانوں کے ادیب موجود تھے۔

دوپہر ڈھائی بجے سہ روزہ آل انڈیا آدیواسی ادیب کانفرنس کا آغاز ہوا جس کی افتتاح معروف ادیبہ انوِتا ابی نے کیا۔ کانفرنس کے آغاز میں ساہتیہ اکادمی کے صدر ڈاکٹر چندر شیکھر کمبار نے شرکا کا گمچھا اور کتابیں دے کر استقبال کیا۔ اپنے خیر مقدمی کلمات میں اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے زبان کو دماغ کا آئینہ مانتے ہوئے کہا کہ آدیواسی زبانوں میں لوک سائنس کی بیش بہا اشیا موجود ہیں جن میں ہمارا ماضی پوشیدہ ہے۔ آدیواسی ادب میں روایتی علم کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ ان کے اس علمی ذخائر کو محفوظ رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے تاکہ یہ لمبے وقت تک زندہ رہ سکیں۔ اپنی افتتاحی تقریر میں پروفیسر انوِتا ابی نے کہا کہ آدیواسی زبانی ادب، لوک ادب کی روایت کی ہی ایک کڑی ہے، جس میں ہماری روزمرہ زندگی ندی کی دھارا کی طرح رواں ہوتا ہے۔ ہمیں سماجی اور شمولیت کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔ زبانی ادب کو کبھی مرنے نہیں دینا چاہیے۔ اسے اسکول کے نصاب میں شامل کرنا چاہیے۔ کانفرنس کے دوسرے سیشن 'شعری نشست' کی صدارت چندرکانت مراری سنگھ نے کی جن میں چ سوتے آئی مول، مکھیشور کیمپرائی، مرتھا رک کے۔ مارن، روپ لال لمبو اور گوورانگ رینا نے آئی مول، دیماسا، گارو اور لمبو زبانوں کی نمائندگی کی۔ ان شاعروں نے پہلے اصل زبان میں شاعری پیش کی پھر اس کا ہندی وانگریزی ترجمہ سنایا۔ کل ساہتیہ اکادمی کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوگا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے معروف نغمہ نگار اور فلم ڈائریکٹر گلزار شرکت کریں گے۔ یہ پروگرام شام ساڑھے پانچ بجے کمانی آڈیٹوریم میں منعقد ہوگا۔

ششی تھرور، شافع قدوائی سمیت 24 ادبا ایوارڈ سے سرفراز

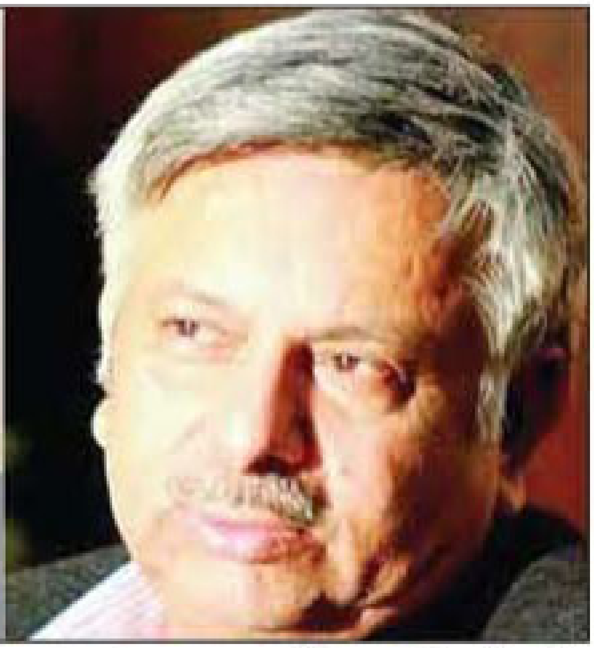

نئی دہلی (یو این آئی)

انگریزی کے نامور مصنف اور سابق مرکزی وزیر ششی تھرور اور اردو کے مشہور مصنف ومترجم اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ماس کمیونی کیشن کے استاذ پروفیسر شافع قدوائی سمیت 24 ہندوستانی زبانوں کے مصنفین کو منگل کی شام کو ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ دارالحکومت کے کمانی آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک باوقار تقریب میں اکیڈمی کے صدر چندر شیکھر کمبار اور ممتاز نغمہ نگار اور فلم ڈائریکٹر گلزار نے یہ ایوارڈز پیش کیے۔

پروفیسر شافع قدوائی کی پیدائش 8 اپریل 1960 میں اتر پردیش کے لکھنؤ میں ہوئی۔ آرٹ اور جرنلزم میں ایم اے پی ایچ ڈی کی ہے اور وہ ہندی اور انگریزی زبان کے بھی جانتے ہیں اور اس وقت وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان کا پہلا مضمون 1978 میں نیا دور شائع ہوا تھا۔ ان کی اہم کتابوں میں فکشن مطالعات مابعد جدید تناظر، خبرنگاری اور انگریزی میں اردو لٹریچر اینڈ جرنلزم: کریٹیکل پرسپیکٹیو، دی رول آف مولانا آزاد الہلال ان نیشنل اویکننگ وغیرہ شامل ہیں۔

تقریب میں ڈوگری مصنف اوم شرما 'چندریاڈی' کو بعد از مرگ اس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ لوک سبھا کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر تھرور کو ان کی کتاب 'این ایرا آف ڈارکنیس' کے لئے ایوارڈ دیا گیا جبکہ مسٹر اچاریہ کو ان کے شعری مجموعہ 'چھلتے اپنوں کو' کے لئے ایوارڈ دیا گیا۔

تقریب میں اردو کے مصنف شافع قدوائی کو ان کی کتاب 'سوانح سر سید ایک بازدید' کے لئے یہ ایوارڈ دیا گیا تھا۔ میتھلی کے لئے کمار منیش اروند کو ان کے شعری مجموعہ 'جینگی اوریاں اون کرمت' کے لئے یہ ایوارڈ دیا گیا۔

ایوارڈ میں ہر ایک ایوارڈ یافتگان کو ایک لاکھ روپیہ، تعریفی سند اور علامتی نشان کے طور پر پیش کیا گیا۔ سنسکرت میں پینا مدھوسودن، کشمیری میں عبدالاحد حاجنی، پنجابی میں کرپال قزاق، بنگلہ میں چنمے گوہا، مراٹھی میں انورادھا پاٹل، تمل میں چودھرمن، ملیالم میں مدھوسودن نائر، کنڑ میں وجیا کو، گجراتی میں رتی لال بوری ساگر، آسامی میں جے شری گوسوامی مہنت، اوڑیسہ میں ترون کانتی گھوش کو تیلگو میں بانڈی نارائن سوامی وغیرہ کو دیا گیا۔

ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کے تیسرے روز انعام یافتگان ادبا نے اپنے تخلیقی سفر پر گفتگو کی

اردو کے لیے انعام یافتہ ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے تخلیقی سفر کا آغاز تنقید نگاری سے کیا

نئی دہلی (فضیل احمد) ساہتیہ اکادمی کی سالانہ تقریبات کے تیسرے روز انعام یافتگان ادبا سے ملاقات کے لئے ایک پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ۲۴ ہندوستانی زبانوں کے اکادمی انعام یافتگان نے اپنے تخلیقی سفر پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کی صدارت اکادمی کے نائب صدر مادھو کوشک نے کی۔ انہوں نے اپنے خطبے میں کہا کہ ادیب کی شخصیت اس آئس برگ کی طرح ہے جس کا ۲۵ فیصد حصہ اوپر ہوتا ہے اور باقی حصہ پانی کے اندر ہوتا ہے۔ آج ہم ان ادیبوں کے اسی چھپے ہوئے ۷۵ فیصد شخصیت سے روبرو ہو سکیں گے۔ اردو کے لیے انعام یافتہ ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے تخلیقی سفر کا آغاز تنقید نگاری سے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا پہلا مضمون ۱۹۷۸ء میں 'نیا دور' میں شائع ہوا جو ایک تنقیدی مضمون تھا۔ ان کی انعام یافتہ کتاب 'سوانح سرسید: ایک بازدید' دراصل سرسید پر اب تک لکھے گئے مضامین کا تنقیدی جائزہ ہے۔ سرسید احمد خاں پر مختلف زبانوں میں اب تک بہت کچھ لکھا گیا ہے، ان تصانیف کی چھان پھٹک ضروری تھی۔ اس کتاب میں مصنف نے سرسید کی ادبی خدمات کے نئے گوشے اجاگر کیے ہیں۔ 'چھیلتے ہوئے اپنے کو' کے لیے ہندی انعام یافتہ ادیب و شاعر نند کشور آچاریہ نے کہا کہ نئے اور تبدیل ہوتے طول و عرض ہی شاعری کا مذہب ہے اور یہ ایکسپلوریشن ہی ہماری لفظی شعور کے نئے طول و عرض کا تخلیق ممکن کرتا ہے۔ آسامی ادیبہ جے شری گوسوامی مہنت نے اپنی انعام یافتہ ناول 'چانکیہ' کے بارے میں بتایا کہ پنچ تنتر اور نیتی شاستر وغیرہ پڑھتے وقت انھیں چانکیہ کا کردار سب سے عزیز لگا تھا اور تبھی سے میں نے ان پر ایک ناول لکھنے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ 'ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت حال' پر پینل گفتگو پروگرام کا افتتاح معروف راجستھانی ادیب اور نیشنل اسکول آف ڈرامہ کے موجودہ چیئرمین ارجن دیو چارن نے کیا۔

کوئی بھی تخلیق جب نئے لباس کے ساتھ سامعین کے سامنے پیش ہوتی ہے تو وہ بھی نئی ہو کر حال کا حصہ ہو جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے کئی ڈراموں میں کیے گئے اس طرح کے بدلاؤ کی جانکاری بھی دی۔ اس پروگرام کے دوسرے سیشن کے صدارت کرشن منولی نے کی جبکہ اتھوکپم کھولچند رسنگھ (منی پوری)، سپن جیوتی ٹھاکر (آسامی)، شفاعت خاں (مراٹھی) اور سمن کمار نے ہندی ڈرامہ نگاری کی موجودہ صورت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سموتسر خطبہ جسے سابق صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی کو دینا تھا جو کسی وجہ سے نہیں آسکے۔ انھوں نے اپنی تقریر بھیج دی جسے ساہتیہ اکادمی کی انگریزی مشاورتی بورڈ کی کنوینر محترمہ سکتا داس گپتا نے پڑھ کر سنایا۔